بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِینَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِہِ وَصَحْبِہِ أَجْمَعِینَ، أَمَّا بَعْدُ:

106: اہل سنت کے عملی طریقے کا بیان (حصہ اول)۔

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابوالعباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور ہم پہنچے تھے پچھلے درس میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس جملے پر:

"ثم من طريقة أهل السنة والجماعة اتباع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم باطنًا وظاهرًا"(اور پھر اہل سنت والجماعت کے طریقے میں سے یہ طریقہ بھی ہے(یعنی عقیدے کے اصول میں سے یہ اصول بھی ہے))"اتباع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار یعنی سنت کی اتباع)"باطنًا وظاهرًا"(باطن اور ظاہر طریقے سے)۔

جو بھی آثار ہیں جن میں پیغام چاہے باطن ہوں یا ظاہر ہوں تمام آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنت کی اتباع کرتے ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے شرح میں ایک باب باندھا ہے، لکھتے ہیں:"فصل في طريقة أهل السنة العملية"(اہل سنت کے عملی طریقے کا بیان)۔اور انہوں نے اس فصل میں یا اس باب میں تین چار چیزیں جمع کی ہیں جیسے ہم آگے دیکھیں گے:

1-ایک تو یہ اصول ہے "اتباع سنت": اتباع سنت اہل سنت والجماعت کے نزدیک عقیدے کے اصولوں میں سے ایک اصل۔

2-جب اتباع سنت کی بات کرتے ہیں تو ردّ بدعت کی بات بھی کرتے ہیں وہ ردّ بدعت بھی اہل سنت والجماعت کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے عقیدے کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔

3-اس کے ساتھ ساتھ تیسرا اصول جو اس باب میں ہے وہ ہے منہج السلف؛ منہج السلف الصالح کی اتباع بھی اور اس منہج کو اپنانا اور اس سے تمسک کرنا مضبوطی سے تھامنا، اس منہج کو سمجھنا اس پر عمل کرنا بھی عقیدے کے اصول میں سے ایک اصول ہے۔

4-اور اجماع کا ذکر بھی کیا ہے شیخ الاسلام نے جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا۔

یہ تمام چیزیں جو ہیں یہ اہل سنت والجماعت کا عملی طریقہ ہے آیئے دیکھتے ہیں اس جملے کے تعلق سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ جب مصنف رحمہ اللہ نے (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے) اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مسائل جو بیان کرنا چاہتے تھے وہ بیان کر دیئے ہیں اب ان کے عملی طریقے کو بیان کر رہے ہیں۔

یعنی عقیدے کے جو اصول ہیں وہ دو قسم کے ہیں شیخ صاحب یہ فرمانا چاہتے ہیں:

(۱) ایک کا تعلق علم سے ہے صرف، علمی مسائل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے، فرشتوں پر ایمان ہے، کتابوں پر ایمان ہے ،رسولوں پر ایمان ہے، آخرت پر ایمان ہے، تقدیر پر ایمان ہے، تمام علمی مسائل ہیں، صحابہ کرام کے تعلق سے ہمارا کیا عقیدہ ہے یہ سارے علمی مسائل ہیں۔

(۲) اور دوسرے جو مسائل ہیں وہ ہیں عملی مسائل ،اب عمل کس طریقے سے کرنا ہے جس میں عبادات بھی شامل ہیں چند آداب بھی شامل ہیں۔

تواتباع الآثار شیخ صاحب فرماتے ہیں طریقہ عملی جو ہے اس لفظ میں اتباع الآثار جو ہے وہ بغیر علم کے ممکن نہیں ہے:"لا اتباع إلا بعلم": یہ قاعدہ ہے کہ کوئی علم کوئی بھی اتباع ہو بغیر علم کے ممکن نہیں ہے، آپ جس کی پیروی کرتے ہو آپ یہ جانتے ہو کس چیز کی بنیاد پر میں پیروی کر رہا ہوں۔

"إذاً؛ فهم حريصون على طلب العلم"(اہل سنت والجماعت حریص ہیں طلب علم پر)(علم حاصل کرنے کے لیے حریص ہیں حرص رکھتے ہیں اور جدوجہد بھی کرتے ہیں صرف دعوے نہیں کرتے))۔

طلب علم کے لیے حریص کیوں ہیں؟تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار جو ہیں سنت جو ہے تاکہ اس سنت کو جان لیں اور پھر اس کی اتباع کریں۔

ایک چیز میں بتادوں کہ علم الحدیث میں مختلف ملتے جلتے الفاظ ہیں ان مصطلحات کو جاننا چاہیے تاکہ کوئی التباس نہ ہو جائے:

(۱) ایک ہے حدیث۔(۲) ایک ہے أثر۔(۳) ایک ہے خبر۔

یاد ہو گا پڑھ چکے ہیں کئی مرتبہ، ان چیزوں کا جب اطلاق ہوتا ہے ان کا ایک معنی ہوتا ہے اگر قید لگا دی جائے تو معنی بدل جاتا ہے۔

اب حدیث ہے کیا مطلب ہے؟اللہ تعالیٰ کے پیارےً پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول، عمل، وصف یا اقرار جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔

(۱) کوئی بھی قول:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" حدیث۔

(۲) صحابی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کر رہے ہیں اور سات اعضاء پر سجدہ کر رہے ہیں یہ کیا ہے؟ عمل ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی پیچھے سے صحابہ دیکھتے تھے یہ کیا ہے؟ وصف ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کو کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے خاموشی اختیار کی ہے اقرار ہے۔

یہ ساری چیزیں کیا ہیں؟ یہ حدیث ہیں انہیں حدیث کہتے ہیں۔

أثر کیا ہے؟ جو چیز منسوب ہو صحابہ کی طرف، یا صحابہ کے علاوہ تابعین، اتباع تابعین جو بہترین تین زمانوں میں سے کسی کی طرف اگر کوئی بات منسوب ہے اسے أثر کہتے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا ہے امام مالک کا قول ہے کیا ہے یہ؟ یہ اثر ہے مطلقاً اگر کہا جائے۔

خبر بھی اسی طریقے سے ہے: ''جاء في الخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم '': خبر کا اطلاق ہو جائے تو اس میں حدیث بھی ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی صحابی کا قول، تابعی کا قول یا فعل بھی ہو سکتا ہے، کسی امام کا قول بھی محدث کا قول بھی ہو سکتا ہے۔

''قال البخاري'' کیا ہے؟ امام بخاری کا قول ہے۔ یہ کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں ''جاء في الخبر عن الإمام البخاري''، یا ''جاء في الأثر عن الإمام البخاري'': أثر ہے۔

اب ''آثار الرسول صلى الله عليه وسلم'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار)؛ اب أثر کا یہاں پر کیا ہو گیا؟ "سنت، حدیث": اس میں سب شامل ہے سنت کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے اور حدیث کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے یہ سب ایک جیسے ملتے جلتے الفاظ ہیں۔

یہاں پر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اہل سنت والجماعت جو ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع کرتے ہیں ان چار چیزوں میں (دیکھیں علم کو سمیٹ دیا ہے تاکہ آسانی ہو سمجھنے کے لیے): ''في العقيدة، والعبادة، والأخلاق، والدعوة إلى الله تعالى'' (عقیدے میں، عبادت میں، اخلاق میں یعنی آداب بھی شامل ہیں، اور ''الدعوة إلى الله تعالى'' اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت اور تبلیغ میں بھی)۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کی طرف بلاتے ہیں ہر آن میں ہر مناسبت میں اور جب بھی حکمت کا اقتضیٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیں دعوت دیتے ہیں لیکن اپنی طرف سے معاملات کو خلط ملط نہیں کرتے حکمت کے ساتھ دعوت دیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع کرتے ہیں اخلاق حمیدہ میں لوگوں کے ساتھ جب معاملات طے کرتے ہیں نرمی کے ساتھ، اور ہر انسان کو اس کی منزلت پر ٹھہرا دیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کس شخص کا مقام کیا ہے اور اُس سے کیسے بات کرنی ہے اور کیسے دعوت پہنچانی ہے۔

اور اسی طریقے سے اخلاق میں بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اپنے گھر والوں کے ساتھ تھے تو اہل سنت والجماعت بھی حرص رکھتے ہیں اس چیز کی کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق اُن کے ہوں اُن کے گھر والوں کے ساتھ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي''(تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہیں اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے اچھا ہوں اور بہتر ہوں)۔

(اسے ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی نے صحیح کہا ہے صحیح حدیث ہے)۔

اب یہ دیکھیں (سبحان اللہ) کہ جب ہم دعوت اور تبلیغ کی بات کرتے ہیں اور لوگوں سے دعوت کی بات کرتے ہیں اور حق کی طرف بلاتے ہیں تو ہمارے اخلاق کیسے ہوتے ہیں یہ بہت ضروری ہے۔

دیکھیں دعوت سے پہلے علم لازمی ہے اور علم سے پہلے علم کا ادب حاصل کرنا بہت لازمی ہے، اگر آپ کے پاس علم ہے اور ادب نہیں ہے تو آپ کے پاس کچھ نہیں ہے، اور اگر آپ کے پاس ادب ہے اور علم نہیں ہے تو آپ کے ادب کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اس لیے علم نے اگر آپ کو ادب نہیں سکھایا اور آپ نے علم کے لیے ادب کو نہیں سیکھا ہے اور آداب بھی نہیں سیکھے ہیں تو آپ کے علم میں بہت ساری خامیاں ہیں اور آپ کے قول و فعل میں آپ کے اخلاق میں لازمی نظر آئیں گی، سوال نہیں پیدا ہوتا کہ آپ اس معاملے کو چھپائیں نہیں چھپ سکتا!

اس لیے دعوت کے میدان میں اب شیخ صاحب نے یہاں سے بات کو شروع کیا ہے کہ طالب علم کے لیے بہت ہی ضروری ہے اور خصوصی طور پر جو سلفی طلاب علم ہیں کیونکہ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع سنت کی اتباع کا حق ادا کریں ورنہ پھر دعویٰ رہ جاتا ہے نا۔

دیکھیں دعوت بہت سارے لوگ کر رہے ہیں سوشل میڈیا پر دیکھیں آپ تباہی مچی ہوئی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے زبان کی چاشنی دی ہے یا جو بات کرنے کی جرأت رکھتا ہے آج کل اس کے سب سے زیادہ فالورز (Followers) ہیں علمی مادہ نہیں دیکھتے کہ بات کیا ہو رہی ہے، یہ نہیں دیکھتے کہ کتنی غلطیاں ہو رہی ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں کتنا جھوٹ اور خلط ملط کیا جا رہا ہے، یہ نہیں دیکھتے کہ کتنی جہالت کی باتیں کی جا رہی ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ امت میں کتنے تفرقے کا باعث بن رہا ہے، ایک چیز دیکھتے ہیں کہ کیا کمال کی باتیں ہیں اور کیا اسٹائل ہے کیا ردّ کیا ہے!

اور ردود کے معاملات میں بتاؤں ہمارے جوانوں میں بہت ہی پسندیدہ چیز ہے کہ بس ردّ کرنا ہے بس منجی ٹھوکنی ہے کہتے ہیں نا؟! بس منجی ٹھوک کر رکھنی ہے! یہ منجی ٹھوکنے والی بات کہاں سے آئی ہے؟! جسے آپ دعوت دیں منجی ٹھوکتے ہیں اگر اس کی تو آپ کی بات سمجھے گا وہ؟! یہ باتیں دعوت میں اور کہاں پر یہ الفاظ آئے ہیں اور کہاں پر یہ سختی اور کس طریقے سے!

مجھے یہ بتائیں دنیا کا سب سے بدترین انسان تاریخ میں کون ہے؟ فرعون ہے۔ کیوں؟ اُس بندے نے صرف ربوبیت کا دعویٰ نہیں کیا ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾: اگر ربّ ہے تو سب سے بڑا ربّ میں ہوں (النازعات:24)؛ اللہ تعالیٰ نے اس بدترین شخص کی طرف اپنے پیغمبر کو بھیجا کہ نہیں بھیجا؟

اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے کیا سختی سے جا کر منجی ٹھوکنی ہے؟! اس کو ہلا کر رکھ دینا ہے اور بتانا ہے کہ میں کون ہوں؟! یوں سینہ تان کر جانا ہے؟! بدترین انسان دنیا کا جس نے کہا میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے دو پیغمبر بھیجے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کیا پیغام دیا ہے؟ ﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ﴾ (طه:44)۔ ﴿فَقُولَا﴾: تم دونوں جا کر اس سے کہو ﴿قَوْلًا لَّيِّنًا﴾: نرم بات کرو، نرمی سے بات کرنا ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کر لے یا وہ ڈر جائے۔

لوگوں کے دلوں کو پھیرنا ہمارے بس کی بات ہے کیا؟ ہمارے ذمے کیا ہے؟ پیغام کو پہنچانا ہے، اگر تسلیم کرتا ہے یا نہیں کرتا ہے یہ ہمارا کام نہیں ہے، دعوت کو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے اور نہ ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی ہم سے سوال ہو گا کہ آپ نے اس کو ہدایت کیوں نہیں دی ہے؟ نہیں! ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ہماری ہدایت کا جو حصہ ہے لوگوں کو جو ہمارا اس میں حصہ ہے وہ کیا ہے؟ ہم نے پیغام پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ اور اس پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنا ہے، آگے نہیں سنتے اُن کا کام ہے اُن کا ربّ ہے حساب لینے والا، آگے والا جو شخص ہے وہ گالیاں دیتا ہے اس کا ربّ

ہے حساب لینے والا نا! انبیاء سے بڑھ کر کس شخص نے تکلیفیں یا کن لوگوں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی ہے؟ کیا ہم انبیاء سے بہتر ہیں آ گئے ہیں (نعوذ باللہ)؟! صبر کرتے تھے کہ نہیں؟

میں آپ کو ایک بات بتاؤں میں ذرا تھوڑا ساد و منٹ یہاں پر لوں گا بہت اہم بات ہے کیونکہ لوگ جو ہیں بڑے متاثر ہیں، بعض ایسے لوگ آئے ہیں دعویٰ تو یہ کرتے ہیں جو کہتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیاء کے اخلاق میں سے ایک حصہ دیا ہے"؛ میں حیران ہو گیا ہوں یعنی یہ مرزا جہلمی جو ہے اس کے بارے میں ایک بندہ کہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ممکن نہیں ہے؟! اُس نے کلپ بھی بھیجا اور واقعی اس بندے نے کہا ہے کہ اللہ نے مجھے انبیاء کے اخلاق کا حصہ دیا ہے!

انبیاء کا اخلاق گالیاں ہوتی ہیں! گالیاں دینا یہ کون سے انبیاء کے اخلاق ہیں بھئ؟! اللہ رحم کرے یہ کون سے انبیاء کے اخلاق ہیں؟! سُن لیں آپ جا کر اخلاق کیا ہیں خصوصی طور پر دعوت اور تبلیغ میں۔

سورۃ النحل کی آخری آیات دیکھ لیں آپ آخری آیات کیا ہیں:

﴿اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ﴾ (النحل:125-128)۔

دعوت دینی ہے نا: ﴿اُدۡعُ﴾ فعل اُمر ہے۔ کس چیز کی طرف دعوت دینی ہے؟ کس طرف دعوت دینی ہے؟

﴿سَبِیۡلِ رَبِّکَ﴾: اپنے ربّ کی سبیل کی طرف۔ کیسے دینی ہے؟ "حکمت"۔

گالی حکمت ہوتی ہے کیا؟ بد تمیزی حکمت ہوتی ہے! بد اخلاقی حکمت ہوتی ہے! گالی گلوچ منجی ٹھوکنا یہ حکمت ہے!

﴿الۡمَوۡعِظَۃِ﴾: موعظۃ کے ساتھ کیا لفظ ہے؟

﴿الۡحَسَنَۃِ﴾۔ یہ حسنۃ ہوتا ہے موعظۃ ایسے ہوتی ہے؟!۔

﴿وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ﴾: احسن ہے گالی دینا؟!

کہتے ہیں "وہ گالی دیتے ہیں": تم بھی تو گالی دے کر برابر ہو گئے نا فرق کیا ہے؟! آگے کیا ہے؟

﴿اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ ہے کون ہدایت یافتہ ہے)۔ ہدایت ہمارے بس کی بات ہے ہی نہیں میرے بھائی! اور نہ ہی ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے شرعاً کہ تم نے ہدایت لازمی دینی ہے چاہے گالی دو کچھ بھی دو، نہیں!

﴿وَ اِنۡ عَاقَبۡتُمۡ﴾ ((اب دیکھیں) اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے گالی دے کوئی تمہیں سزا دے)

﴿فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ﴾: حق ہے انصاف ہے کہ تمہیں کسی نے کوئی تکلیف پہنچائی ہے دعوت کے میدان میں دعوت کے کام میں تو برابر تم نے بھی اُس کو اس کے برابر ﴿بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ﴾: جیسے تمہیں سزادی گئی تکلیف پہنچائی ہے ویسے۔

﴿وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾: اگر صبر کرتے ہو تو صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔

پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ جب آپ بدلہ لیتے ہیں تو برابر کا سو فیصد ممکن ہے کیا؟ کبھی اونچ نیچ ہو جاتی ہے، ابھی آپ مظلوم ہیں اور ظالم کا گریبان پکڑیں گے قیامت کے دن آپ؛ اگر آپ نے بدلہ لیتے ہوئے اُس سے زیادہ ظلم کر دیا تھوڑا سا زیادہ ایک کلو کے برابر بھی ہو سکتا ہے، تھوڑا سا دس بیس گرام زیادہ کر دیا آپ نے پھر کیا ہو گیا اب مظلوم کیا ہو گیا؟ خود ظالم ہو گیا۔

جب ممکن نہیں ہے خاص طور پر حق لینے میں اور بدلے میں: ﴿وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیکھیں: ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صبر کیجیے اور آپ کا صبر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے)۔

یہاں پر اکثر لوگ جو ہیں نا وہ اس بات کو مِس کر جاتے ہیں کہ صبر تو کرتے ہیں لیکن بے صبرے کیوں ہو جاتے ہیں؟! یہ گالی گلوچ کیا ہے بے صبری ہے نا! بے صبرے کیوں ہو جاتے ہیں؟ کیونکہ صبر اللہ کے لیے نہیں ہوتا!

اللہ تعالیٰ کے لیے صبر کرنے کی سب سے نشانی کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق بھی دیتا ہے اور ثابت قدم بھی رکھتا ہے۔

یہ جو سارے کام کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں پریشان کرتے ہیں اور اتنا سخت مقابلہ کیا ہوا ہے اس کا جواب کیا ہے؟ ﴿وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ﴾: مکر و فریب سے کام لیتے ہیں نا، نہیں! آپ غم نہ کریں ان کے اوپر، اور آپ کو تنگی بھی نہیں ہونی چاہیے ان کے مکر و فریب پر۔ وجہ کیا ہے؟

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸﴾ (النحل:125-128): بات ہی ختم ہو گئی!

اللہ تعالیٰ کس کے ساتھ ہے؟ گالی دینا تقویٰ ہے! منجی ٹھوکنا تقویٰ ہے! دھمکی دینا تقویٰ ہے! بدتمیزی سے پیش آنا تقویٰ ہے! بزرگوں کی بے عزتی کرنا تقویٰ ہے! اگرچہ اہل بدعت میں سے ہی کیوں نہ ہوں، شرک کرتے ہیں بدعات کرتے آپ پیغام پہنچائیں نرمی سے پہنچائیں علم سے پہنچائیں دلائل کی روشنی میں پہنچائیں، یہ علم ہے یہ آپ کی پہچان ہے یہ میری پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ کس کے ساتھ ہے؟ دیکھیں ثابت قدمی دیکھیں:

﴿الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾: تقویٰ ہے احسان ہے؛

دعوت میں احسان نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے، دعوت میں تقویٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے، اور گالی گلوچ کبھی تقویٰ یا احسان ہو ہی نہیں سکتا اس کے برعکس ہے بالکل!

تو اللہ کے لیے اگر آپ دعوت کے کام میں ہیں اللہ نے اگر آپ کو توفیق دی ہے اگر اللہ نے مجھے توفیق دی ہے، اور حاضرین اور سامعین کے لیے جو اس دعوت کے میدان میں منسلک ہیں اپنے آپ کو دیکھیں وہ کون ہیں اور کون سی دعوت لے کر آگے جا رہے ہیں؟!

منہج الانبیاء کے ساتھ اخلاق الانبیاء بھی لازمی ہیں، اور صرف دعوے نہیں ہوتے آپ کون ہیں آپ کا قول اور فعل متعین کر دیتا ہے۔

میں نے کہا ہے کہ چھپا نہیں سکتے آپ، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اخلاق کا اچھا ہوں یا مجھے اللہ نے یہ دیا ہے اور وہ دیا ہے؛ یہ شو بازیاں چھوڑیں آپ کا قول اور فعل متعین کر دیتا ہے کہ آپ کون ہیں (سبحان اللہ) اس لیے میری یہی گزارش ہے اللہ تعالیٰ نے جسے یہ توفیق دی ہے کہ وہ دعوت کے میدان میں منسلک ہے تو اسے چاہیے کہ اس دعوت کا حق ادا کرے۔

تو ہم بات یہ کر رہے تھے کہ اہل سنت والجماعت جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع کرتے ہیں سنت کی اتباع کرتے ہیں عقیدے کے مسائل میں، عبادات میں، اخلاق میں اور دعوت اور تبلیغ میں۔

اور اخلاق میں شیخ صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم باہر تو ہو سکتا ہے اچھے اخلاق والے ہوں لوگ دیکھتے ہیں نا ہم سنتے بھی ہیں ہو سکتا ہے ہمارا اچھا اخلاق ہو لوگوں کے ساتھ ہمارے گھر والوں کے ساتھ اخلاق کیسے ہیں؟! اگر گھر والوں کے ساتھ ہمارے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہیں پر کوئی خرابی تو ہے نا!

اور اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے کچھ ایسے لوگ ہیں واقعی ان کے گھر والے ان سے تنگ ہیں! کبھی نرمی سے بات نہیں کرنی سختی سے بات کرنی ہے، اور گھر میں داخل ہوتے ہی گھر کا ماحول ہی بدل جاتا ہے!

نہیں! اگر آپ کے گھر والے آپ کے اس خیر سے محروم ہیں تو پھر آپ میں بھی کوئی خیر نہیں سن لیں یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ''(تم میں سے سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر ولوں کے لیے سب سے بہترین ہیں)۔

سب سے بہترین وہ نہیں ہوتے جن کے گھر والے ڈر کر سہم جائیں، یا چھپ جائیں یا بات نہ کر سکیں یا بہت کچھ چھپانا شروع کر دیں؛ "دوستانہ ماحول" اگر آپ کے بچے آپ کے دوست نہیں ہیں آپ کی بیوی آپ کی دوست نہیں ہے تو پھر باہر والا بھی کوئی

آپ کا دوست نہیں ہو سکتا؛ اگر آپ اپنے گھر والوں کی دوستی کا حق ادا نہیں کر سکتے تو پھر باہر والوں کا آپ کیا حق ادا کر سکیں گے ؟!

''وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي''(اور میں تم میں سے سب سے بہترین ہوں اپنے گھر والوں کے لیے(اپنی بیوی کے لیے، اپنے بچوں کے لیے، رشتہ داروں کے لیے))۔

صلہ رحمی اگر ہم نہیں جانتے تو ہم کہیں کے نہیں ہیں! والدین سے حسن سلوکی اگر نہیں جانتے تو ہم کہیں کے نہیں ہیں! یہ دعوت یہ تبلیغ ہمارے کوئی کام نہیں آئے گی ہمارے اخلاق نبوی اخلاق ہونے چاہیے، ہمارا قول و فعل ہماری پہچان ہے، اور ہماری پہچان اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع ہے، اتباع سنت ہونی چاہیے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کا حصر نہیں کر سکتے لیکن ہم اجمالی طور پر یہ کہتے ہیں عقیدے میں عبادات میں حسن اخلاق اور دعوت میں (آثار تو بہت زیادہ ہیں تو پوری شریعت اس میں ہے لیکن خصوصی طور پر ان چار چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے) عبادت میں تشدد (سختی) سے کام نہیں لیتے، اور نہ ہی تہاون (سستی اور کاہلی) سے کام لیتے ہیں اور جو افضل ہے اسی کی اتباع کرتے ہیں۔

دیکھیں افراط اور تفریط دو ایکسٹریمز (Extremes) ہیں نہ افراط سے کام لیتے ہیں نہ تفریط سے کام لیتے ہیں، نہ حد سے گزرتے ہیں اور نہ جو چیز واجب ہے اس میں کوئی کمی کوتاہی کرتے ہیں، شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہیں اتباع کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو عبادت میں سختی سے کام نہیں لیتے اور تہاون اور سستی کاہلی سے کام بھی نہیں لیتے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اوقات کچھ عبادات کو چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے اور ان کی مصلحت کے لیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اوقات جب وفود آتے تھے دعوت اور تبلیغ میں اور ان کو دعوت توحید سمجھاتے تھے تو نماز کے وقت میں دیر ہو جاتی تھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد میں قضاء پڑھ لیتے تھے (شیخ صاحب فرماتے ہیں، اب دیکھیں سبحان اللہ)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں ''ظاهِرًا وباطنًا'' سے کیا مراد ہے: ''الظهور والبطون أمر نسبي'': کسی چیز کا ظاہر یا باطن ہونا یہ نسبی چیز ہے؛ ظاہر وہ جو لوگوں کو نظر آتا ہو اور باطن وہ جو دلوں میں چیز چھپی ہو۔ ظاہر اعمال بھی ہوتے ہیں (ظاہری اعمال بھی اس سے مراد بھی ہو سکتے ہیں)، اور باطن سے جو باطنی اُمور جو دل کے اعمال ہیں یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ تو یہ چار چیزیں ہیں:

(ا) ظاہر میں جو چیز لوگوں کو ظاہر ہو سرِ عام جو چیز لوگ دیکھتے ہیں۔

(۲) یا وہ چیز جو ظاہر اعمال ہوں، ایک کا تعلق اعمال سے ہے ایک کا تعلق عام معاملات میں بھی ہر چیز میں انسان کا ظاہر کیا ہے ظاہر میں سب شامل ہے ہیں آپ کے اخلاق آپ کے آداب، آپ کی نماز، آپ کا بولنے کا طریقہ، اٹھنے کا طریقہ بیٹھنے کا طریقہ یہ سب اس میں شامل ہیں۔

(۳) اور جو باطن ہے جو آپ چھپاتے ہیں لوگوں سے وہ بھی شامل ہیں۔

(۴) اور جو اعمال قلوب ہیں دلوں کے اعمال ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

مثال کے طور پر شیخ صاحب فرماتے ہیں: توکل ہے، خوف ہے، امید ہے، انابت ہے، محبت ہے اور اس جیسی چیزیں جو ہیں یہ تمام چیزیں اعمال القلوب ہیں (دلوں کے اعمال ہیں) اور ان تمام چیزوں کو جو دلوں کے اعمال ہیں ان کا حق ادا کرتے ہیں، اور جیسے مطالبہ کیا گیا ہے شرعاً ہم سے اسی طریقے سے من و عن سے تسلیم بھی کرتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں، اور نماز میں قیام ہے، قعود ہے (یعنی بیٹھنا ہے)، رکوع ہے، سجود ہے، اور اسی طریقے سے صدقہ ہے، حج ہے، روزہ ہے یہ تمام چیزیں اعمال الجوارح ہیں جسم اور بدن کے اعمال میں سے ہیں یہ ظاہر اعمال ہیں۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہ خوب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار جو ہیں وہ تین قسم کے ہیں (آثار اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت جو ہے وہ تین قسم کی ہے) یا اس سے زیادہ بھی ہیں:

1-پہلی قسم: "ما فعله على سبيل التعبد": جو فعل جو عمل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے عبادت کی نیت سے "عبادت" تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کی اتباع کا۔ عبادت میں ہم اتباع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21 میں: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔

﴿لَقَدْ﴾ (یقیناً) ﴿كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہترین نمونہ ہیں (اُسوہ حسنہ ہیں تمام معاملات میں))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: ہر چیز جس میں یہ ظاہر نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عادت کی بنیاد پر کیا ہو، یا فطرت و جبلت کی بنیاد پر کیا ہو، یا اتفاقاً اچانک ایسا کوئی معاملہ ہو گیا ہو، تو پھر یہ معاملہ عبادت کا ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں اتباع کریں۔

کوئی عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے یہ عمل عادت نہیں ہے یہ عمل جبلت اور فطرت نہیں ہے،اور اتفاقاً ایسے اچانک نہیں ہوا ہے،اگر یہ تین چیزیں نہیں ہیں تو پھر یہ چیز عبادت ہے۔

اب نماز پڑھنا کیا ہے ؟عبادت ہے، اور نماز پڑھنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اتباع کریں:"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي": حکم ہے۔

2-دوسری قسم اتباع آثار کی یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی:"ما فعله اتفاقا": جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتفاقاً عمل کیا ہو تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا مشروع نہیں ہے ہمارے لیے اس معاملے میں جو اتفاقاً ہوا ہو کیونکہ یہ غیر مقصود ہے بغیر نیت کے عمل ہوا ہے اچانک ہو گیا ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حج کے موقع پر ہمیں جب ہم حج کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چار ذوالحجہ چار تاریخ کو مکہ پہنچنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج کیا تھا تو چار تاریخ کو مکہ پہنچے تھے تو ہمیں بھی پیروی کرنی چاہیے اور چار تاریخ کو ہی جب ہم حج کرنا چاہیں مکہ پہنچنا چاہیے۔

تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ غیر مشروع ہے یہ جائز نہیں ہے۔کیوں؟کیونکہ اس دن یعنی چار تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ پہنچے تو اتفاقاً اس تاریخ میں پہنچے۔

یہ تاریخ جو ہے چار تاریخ یہ مقصوداً نہیں تھی مقصد یہ نہیں تھا کہ اسی تاریخ کو لازمی پہنچنا ہے اور نہ ہی اس کا تعلق عبادت سے ہے نہ ہی سنت سے ہے، تو چار تاریخ کو پہنچنا یہ کوئی عبادت نہیں ہے نہ کوئی مقصد تھا اتفاقاً اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ پہنچے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں:اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہمیں یہ چاہیے کہ جب ہم عرفات سے نکلیں اور اس راستے پر پہنچیں (یعنی مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے جہاں پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے تھے) اور وہاں پر تھوڑا سا آرام کیا تھا وہاں پر پیشاب بھی کیا تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وضو بھی کیا تھا تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم یہ عمل کریں، جب اس راستے سے جائیں تو ہم اس جگہ پر ٹھہریں جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے تھے تھوڑی دیر کے لیے آرام فرمایا تھا تو ہم بھی وہاں پر جا کر پیشاب کریں اور پھر وضو کریں کیا یہ جائز ہے؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "هذا لا يشرع": یہ جائز نہیں ہے مشروع نہیں ہے ہمارے لیے کیونکہ یہ تمام اعمال اتفاقاً ہوئے تھے بغیر کسی مقصد کے ہوئے تھے اور ان معاملات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا یہ سنت نہیں ہے اور نہ ہی مشروع ہے۔

اور اسی طریقے سے باقی اُمور جو ہیں جو اتفاقاً واقع ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں تو اُن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا مشروع نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ اعمال جو ہیں نہ تو عبادت کی نیت سے قصد سے کیے ہیں (یعنی اچانک واقع ہوئے ہیں) اور ان میں پیروی کرنا جو ہے وہ درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا بھی عبادت ہے تو جب یہ معاملات عبادت نہیں ہیں تو پیروی کرنا بھی درست نہیں ہے۔

3-اب تیسری بات جو بڑی اہم بات ہے اور ان شاءاللہ میں کوشش کروں گا سمجھانے کی علمی بات ہے اور آپ کے لیے شاید یہ نیا پیغام ہو گا نئی بات ہونے جارہی ہے اس لیے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، پہلی دو آسان ہیں سمجھ آگیا نا اب تیسرا دیکھیں۔

تیسری چیز یا تیسری قسم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ثالثًا: ما فعله بمقتضى العادة فهل يشرع لنا التأسي به؟" (کیا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عادت کے طور پر کیا ہو اِس عادت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا ہمارے لیے جائز ہے؟)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: جی ہاں؛ "نعم؛ ينبغي لنا أن نتأسى به" (عادات میں بھی جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات ہیں یا جو عادت کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی عمل کیا ہو ان عادات میں بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی کرنا مشروع ہے یعنی اور سنت ہے) "لكن بجنسه لا بنوعه" (لیکن اس عمل کی جنس سے اس کی نوع سے نہیں)۔

یہ بڑی کمال کی بات کر رہے ہیں اور یہ سمجھنا بہت لازمی ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: (میں سمجھاتا ہوں ابھی لیکن پہلے شیخ صاحب کا پورا جملہ پڑھ لوں پھر نوع کی ایک دو مثال دیتا ہوں)؛ "وهذه المسألة" اور یہ جو مسئلہ ہے "قل من يتفطن لها من الناس": بہت کم لوگ اس مسئلے کو سمجھتے ہیں وہ یہ گمان رکھتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں لوگ جو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت میں پیروی کرنا اس کی نوع کی حد تک ہے یا

نوع کی بنیاد پر ہے قسم کی بنیاد پر ہے اور پھر اس عادت کی اتباع کی نفی کر دیتے ہیں کہ یہ عادت ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو پیروی کرنا ہے لازمی ہے اُس کی نفی کر دیتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "ونحن نقول": ہم یہ کہتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں یعنی عادات میں لیکن جنس کے اعتبار سے (عجیب سے بات ہو رہی ہے): "بمعنى أن نفعل ما تقتضيه العادة التي كان عليها الناس" (معنی یہ ہے کہ ہم وہ چیز کرتے ہیں جس پر لوگوں کی عادت قائم ہو (جو لوگ کرتے ہیں جو چیز لوگوں کی عادت میں ہو ہم وہ کرتے ہیں)) "إلا أن يمنع من ذلك مانع شرعي" (اِلَّا یہ کہ اس چیز سے کوئی شرعی ممانعت موجود ہو))۔

شریعت میں اسے منع کیا گیا ہو تب ہم لوگوں کی اس عادت کی اتباع نہیں کریں گے اور لوگوں کی عادت کی اتباع کرنا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت سمجھی جاتی ہے اور سنت سمجھی جاتی ہے۔

عجیب سی بات ہے تھوری سی پہلی دفعہ سُنا ہے نا یہ جملہ ؟! کبھی سنا ہے آج تک کہ لوگوں کی عادت بھی سنت ہو سکتی ہے ؟!

نہیں نہیں عرف نہیں ہے اب میں بتاتا ہوں آپ کو آیئے دیکھتے ہیں، چوتھی چیز بعد میں بتاتا ہوں میں پہلے اس پر رُکتے ہیں۔

میں ایک مثال دیتا ہوں مثال سے بات سمجھ آجائے گی: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس کیا لباس تھا؟ تہبند، قمیض اور سر پر پگڑی۔

اگر اِس وقت یہاں پر سعودی عرب میں کوئی شخص یہ لباس پہن لے کیا اس نے اتباع سنت کی ہے؟ بتائیں اتباع سنت ہے ؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ لباس جو پہنا ہے عبادت کی نیت سے پہنا ہے ؟ نہیں۔ عادت ہے ؟ جی عادت ہے۔ کیوں ؟ عادت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرب کا لباس یہی تھا اُس زمانے میں۔

لوگوں کا لباس تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند تھا اور لوگوں کا اور لباس بھی تھا؟ لوگوں کا لباس تھا بھائی یہ بات سمجھ آ رہی ہے کہ نہیں ؟

عرب کا لباس اُس زمانے میں یہی ہوا کرتا تھا، تہبند ہوتا تھا نیچے، اور اوپر قمیض ہوتی تھی، اگر قمیض نہ ہوتی تو چادر پہن لیتے جیسے احرام ہم پہنتے ہیں، اور لازمی نہیں کہ وائٹ ہوتا تھا احرام تو وائٹ ہم پہنتے ہیں، لیکن جو گھر میں عام طور پر جو کپڑا استعمال کرتے کیونکہ قمیض سب کے لیے میسر نہیں تھی؛ تو دو چادریں، ایک نیچے تہبند باندھ لیتے تھے اور اوپر پھر دوسری چادر لے لیتے تھے یہ طریقہ تھا، یا نیچے تہبند ہوتا تھا اور اوپر قمیض ہوتی تھی اور سر پر پگڑی یہ بھی عرب کی عادت تھی۔

اب یہ عادت الناس ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی عادت کو اپنایا ہے اور یہی لباس پسند کرتے تھے کیونکہ لوگوں کی عادت میں یہ چیز موجود ہے۔

میں نے سوال کیا ہے کہ کیا یہ لباس اگر ہم میں سے کوئی شخص پہن لے اور باہر چلا جائے لوگوں میں کیا اس کے لیے جائز ہے؟ کیا ہم یہ کہیں گے کہ یہ اس کے لیے مسنون ہے؟ یا اس نے سنت کی اتباع کی ہے یا پیروی کی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی کیا خیال ہے؟

جائز ہے پہن سکتا ہے، لیکن ایک چیز بتاؤں میں آپ کو کہ اگر یہ لباس **لباس الشهرة** ہو جائے جس سے انسان مشہور ہو جاتا ہے اور لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف پِھر جاتی ہیں تب تو جائز نہیں ہے **لباس الشهرة** سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے (وہ لباس جو آپ کو عام لوگوں میں نمایاں کر کے مشہور کر دے)۔

میرے بھائی! ہماری جو پہچان ہے لوگوں کی توجہ کا مرکز ہمارا لباس ہماری شکل وصورت نہیں ہونی چاہیے وہ تو شکل وصورت اللہ تعالیٰ نے دی ہے ہمیں اور لباس ہم پہنتے ہیں جو شریعت کے مطابق ہو بشرطیکہ، اگر کوئی ایسا لباس ہم پہن لیں جو لوگوں کے لیے توجہ کا مرکز بن جائے اور لوگ بار بار دیکھیں اشارے کریں اسے کہتے ہیں **لباس الشهرة** یہ جائز نہیں ہے۔

میں دوسری مثال دیتا ہوں جو شیخ صاحب نے کہا کہ اگر بشرطیکہ شرعاً یہ جو ہم پہنتے ہیں تہبند اور قمیض اور پگڑی جائز ہے پہننا؟ جائز ہے لیکن سنت نہیں ہے کیونکہ عادت کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے۔

اگر یہ لباس کوئی شخص پہنتا ہے وہاں پر جہاں پر کوئی بھی نہیں پہنتا (یہاں پر کوئی پہن تو لیتا ہے، پاکستان میں بھی پہنتے ہیں یہاں پر بھی کوئی پہن لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں یمن میں بھی پہنتے ہیں) کوئی شخص یہ پہن کر چلا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ مت پہنیں کیونکہ **لباس الشهرة** سے منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

دوسری مثال میں دیتا ہوں، اب شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ بشرطیکہ شرعی ممانعت نہ ہو: اب اگر کسی معاشرے میں عورتیں برقع نہیں پہنتیں یا حجاب نہیں کرتیں تو کیا وہاں پر جا کر عورت حجاب اتار دے؟ نہیں۔ کیوں؟ جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت کی مخالفت ہو رہی ہے۔

تو لوگوں کی جو عادت ہے وہ عادت جو شریعت سے نہیں ٹکراتی؛ اگر مرد جو ہے وہ ریشم کا کپڑا پہن لے اور وہ عام ہو کیا ہم وہ کپڑا پہنیں گے؟ نہیں جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

سونا پہنتے ہیں مرد ہمارے لیے حرام ہے (مرد کے لیے سونا پہننا حرام ہے جائز نہیں ہے)۔

الغرض؛تواس میں اب جنس اور نوع سے فرق پتہ چلا؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات میں پیروی کرنا کرنی چاہیے کہ نہیں کرنی چاہیے؟ کہتے ہیں کرنی چاہیے۔ کس چیز میں؟ نوع میں نہیں جنس میں۔

نوع کیا ہے؟ کپڑے کی قسم کون سی ہے۔

جنس کیا ہے؟ کپڑا۔

جنس میں ہم اتباع کریں گے نا کہ قسم میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے تھے، جو قسم پہنتے تھے اس میں پیروی نہیں ہو گی سنت نہیں ہو گی لیکن جو عام لوگ کپڑا پہنتے ہیں اب جیسے یہاں پر ثوب پہنتے ہیں ہم بھی ثوب پہنتے ہیں۔

شلوار قمیض پہن سکتے ہیں؟ پہن سکتے ہیں لوگوں کی عادت ہے یہاں پر لوگ پہنتے ہیں پتہ چلتا ہے کہ بندہ پاکستان کا ہے۔

انڈیا والے جو ساتھی ہیں نیچے وہ جینز والی پینٹ پہنتے ہیں اوپر قمیض پہن لیتے ہیں، یا کچھ بنگلہ دیش کے بھائی جو ہیں وہ اس طریقے سے کرتے ہیں۔

توآپ کا کلچر آپ کے لباس میں نظر آجاتا ہے تو یہ لباس **الشھرۃ** میں سے نہیں ہے۔

تو جنس اور نوع کا شیخ صاحب یہ فرق بتارہے ہیں سمجھ آگئی؟

اور جو غیر شرعی چیز ہے میں نے مثال دی ہے عورت کے حجاب کی؛ اگر معاشرے میں حجاب بے پردگی عام ہو جائے تو گناہ کس پر ہو گا؟ اسی معاشرے پر ہے جو بے پردہ ہے، عورت پر لازمی ہے کہ اپنے پردے کو باقی رکھے اگرچہ وہ دوسروں میں مشہور ہو جائے اس پردے کی وجہ سے یہ لباس **الشھرۃ** نہیں ہے کیونکہ شریعت نے پابند کیا ہے حکم دیا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لوگ بار بار دیکھیں گے؟! تو دیکھنے دیں! بشرطیکہ اس برقع پر زیب وزینت نہ ہو۔

برقع ہے اپنا ستر ہے پورے جسم کو ڈھانپا ہوا ہے اس میں کوئی زیب وزینت نہیں ہے تو اس عورت پر کوئی گناہ نہیں لیکن اگر اس پر زیب وزینت ہے جیسے آج کل (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے) مارکیٹ میں دیکھیں بڑی مشکل سے آپ کو کوئی ایسا برقع ملے گا جو بغیر کڑھائی کے اور بغیر ڈیزائن کے ہو!

اب دیکھیں یہ مصیبت ہے سچ بات ہے بڑی مصیبت ہے یہ! اور عورتوں میں یہ عجیب سی ایک میں بیماری کہوں یا کیا کہوں (اللہ رحم کرے) وہ یہ پسند کرتی ہیں کہ ایسا برقع ہو ایسی چادر ہو جو دوسروں سے نمایاں ہو!

ابھی میں نے کہا ہے کہ اگر آپ نمایاں ہونا چاہتی ہیں تو آپ کا حسن اخلاق، آپ کا قول، آپ کا فعل آپ کے آداب یہ آپ کی پہچان ہیں، زیادہ پیسے زیادہ مہنگا برقع پہن کر آپ نے لے لیا تو کیا کمال کیا ہے؟! آپ کی بات کرنے کا انداز آپ کا اٹھنا بیٹھنا آپ کے آداب آپ کے اخلاق یہ آپ کی پہچان ہیں۔

اصل یہ جو پردہ ہے برقع کس لیے ہوتا ہے؟ زینت کو چھپانے کے لیے۔

زینت کو چھپانے کے لیے اور زینت پہن کر جانا ہے یہ کون سا زینت کو چھپا لیا یہ کون سا حجاب ہے؟! تو یہ حجاب نہیں ہے اور اللہ سے ڈرنا چاہیے!

جو پتہ ہے یہ کاروبار کرتے ہیں نا یہ حرام ہے اُن کے لیے! برقع میں اگر کوئی کڑھائی ہو اور زیب و زینت کا باعث بنے اور عورتیں جا کر اسے خریدتی ہیں اور وہ اس گناہ ارتکاب کرتی ہیں، بیچنے والے کے لیے بھی جائز نہیں ہے خریدنے والے کے لیے بھی جائز نہیں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

سوال: یہ بھی ایک سوال آیا تھا پیچھے میں نے جواب بھی دیا تھا کہ اگر کوئی عورت کسی براؤن کلر کا یا وائٹ کلر کا کوئی برقع پہننا چاہتی ہے کیا اس کے لیے جائز ہے؟

جواب: اگر اُس معاشرے میں عورتیں ایسا کلر پہنتی ہیں تو کالا جو ہے وہ لازمی نہیں ہے، کالا رنگ جو یہاں پر سعودی عرب میں بھی پہنا جاتا ہے یہ عادت الناس میں سے ہے؛ ابھی عادت کی ہم بات کر رہے ہیں نا تو کالا پہننا عادت ہے آپ یہ پہنیں اگر کوئی وائٹ پہننا چاہتی ہے ہم کہتے ہیں جائز نہیں ہے۔ کیوں؟ یہ عادت کے خلاف ہے اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے گا، شریعت نے اس سے منع کیا ہے کہ لوگوں کی توجہ کا مرکز آپ نہ بنیں لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں ہی نا! متوجہ ہوتے ہیں اور آپ کی طرف دیکھتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے خود اُن کو دعوت دی ہے دیکھنے کے لیے اور شریعت نے اس سے منع کیا ہے یہ گناہ ہے۔

تو کسی اور کلر کا براؤن ہے یا وائٹ ہے یا گرے کلر کے آئے ہیں اگر آپ پہنتی ہیں لوگ آپ کی طرف دیکھتے ہیں اگرچہ اُن پر کوئی کڑھائی بھی نہیں ہے صرف رنگ کا فرق ہے تو آپ ایسا نہ کریں اور آپ اس وعید سے بچیں اور اس گناہ سے آپ بچیں۔

سوال: کسی اور معاشرہ جس میں ملٹیپل (Multiple) یہ کلرز پہنے جاتے ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، کوئی کلر فکس نہیں ہے شرعاً۔

شرعاً جو ہے وہ ایک تو پورا جسم ڈھانپنا چاہیے، باریک نہیں ہونا چاہیے ٹرانسپیرنٹ نہیں ہونا چاہیے، اور اس میں کوئی کڑھائی کوئی ڈیزائن وغیرہ نہیں ہونا چاہیے، تنگ نہیں ہونا چاہیے جسم کہ آپ کا جو کٹا ہوا ہے وہ اس میں سے نظر آ جائے۔

تو شریعت نے یہ حدیں رکھیں ہیں؛ اگر چھوٹا ہے بعض ایسے برقعے دیکھتے ہیں ہوتا بالکل ٹھیک ہے لیکن ٹخنے سے اوپر ہوتا ہے اور عورت کی پنڈلی وغیرہ اس میں سے نظر آتی ہے تو چھپا تو نہیں ہے نا جسم، تو یہ جائز نہیں ہے، بالکل نیچے سے ہونا چاہیے۔

بالکل نیچے زمین پر بھی میں نے کچھ دیکھا ہے یہاں پر عرب عورتیں پہنتی ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ بالکل زمین پر لگتا ہے اور بالکل یعنی اس میں کچھ مٹی وغیرہ گندگی لگی ہوتی ہے (سبحان اللہ) تو یہ سنت طریقہ ہے بشرطیکہ دیکھیں کہ آپ گریں نہ، یہ لازمی نہیں ہے کہ اتنا نیچے ہو کہ آپ گرتی پھریں یا پھسلتی پھریں، نہیں! اگر آپ اس کو سنبھال سکتی ہیں اور آپ کے پورے پاؤں کور ہیں یہ شرعاً آپ پر واجب ہے۔

عادت سمجھ آ گئی؟

سوال: عادت میں صرف جنس کی؟

جواب: جنس کی اتباع عادت ہوتی ہے نا کہ قسم اور نوع کی اتباع۔

اب پگڑی پہننا سنت ہے کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت یا عادت کے طور پر پہنی تھی؟ عادت کے طور پر۔

داڑھی: داڑھی سنت ہے کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داڑھی عبادت کے طور پر رکھی ہے۔

عبادت کیسے ہے بھئی داڑھی عبادت ہے؟ جی ہاں۔

دیکھیں یہ دونوں عادات تھیں عرب کی پگڑی بھی عادت تھی داڑھی بھی عادت تھی، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم نے ان میں فرق کو نمایاں کر دیا۔

پگڑی کے تعلق سے کہیں پر حکم ہے کہ پگڑی رکھو؟ پگڑی کو چھوڑ دو ہاتھ نہ لگاؤ کہیں پر ہے؟ یا پگڑی لازمی پہنو؟ نہیں۔

داڑھی کے تعلق سے کتنے الفاظ ہیں: "وَاعْفُوا اللِّحٰی": أعف کسے کہتے ہیں؟ چھوڑنے کو۔

"أَرْخوا" (نیچے آنے دو) "وَفِّرُوْا" (وافر کرو (وافرت یعنی بہت زیادہ)۔

تو یہ ساری چیزیں کیاہیں؟افعال اُمر ہیں،اور فعل اُمر وجوب کے لیے ہوتا ہے؛لیکن بعض لوگ کہتے ہیں داڑھی ہے کیا ہے؟ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

سنت کا مطلب ہے آپ کریں نہ کریں؛کرتے ہیں تو ثواب ہے نہیں کرتے تو گناہ ہے؟نہیں۔

سنت کا یہاں پر جو مفہوم ہے وہ واجب کے معنی میں ہے،سنت واجب کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

نماز باجماعت پڑھنا کیا ہے؟ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ سنت ہے کہ نہیں؟ سنت ہے۔کون سی سنت ہے اگر باجماعت نہیں پڑھتے تو آپ کے لیے کوئی گناہ نہیں ہے؟ اس کا مطلب ہے "طریقۃ الرسول" سنت سے مراد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اور طریقے میں جو واجب ہے واجب رہے گا جو واجب نہیں ہے مسنون مسنون رہے گا۔

تو داڑھی کے لیے جو افعال اُمر ہیں وہ سارے کس لیے ہیں؟ وجوب کے لیے۔تو داڑھی رکھنا واجب ہے خصوصی طور پر،عمومی طور پر کہا جاتا ہے سنت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے نا کہ سنت سے مراد وہ معنی جو فقہاء کا ہے کہ اگر آپ اس پر عمل کرتے ہیں تو آپ کو ثواب ملے گا اگر چھوڑ دیتے ہیں تو آپ کو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

داڑھی کو کاٹنا یا داڑھی نہ رکھنا جو ہے یہ شرعاً حرام ہے اور قابل گرفت بھی ہے گناہ ہے۔

سوال: مردوں کے لیے سفید کلر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند کیا تھا؟

جواب: سفید کپڑا سفید رنگ یہ ٹھیک ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سفید کپڑا پہننا جو ہے وہ سنت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

4-چوتھی چیز یا چوتھی قسم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی اتباع کی یا آثار کی چوتھی قسم جو ہے: "ما فعله بمقتضى الجبلة" (جو فطرتی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی عمل کیا ہو)۔

یہ عبادات میں سے نہیں ہے قطعاً عبادات میں سے نہیں ہے لیکن ایک اور اعتبار سے عبادت ہو سکتی ہے کہ ایک خاص صفت یا خاص طریقے سے اس فطری چیز پر عمل کیا ہو؛مثال کے طور پر "سونا" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تھے،رات کو سوتے تھے دن کو بھی سوتے تھے بعض اوقات قیلولہ کرتے تھے اب سونا جو ہے یہ کیا ہے؟ فطری عمل ہے،کھانا پینا جبلت ہے فطری عمل ہے،انسان کو کھانے پینے کی ضرورت ہے،سونے کی ضرورت ہے،قضائے حاجت کی؛یہ ساری چیزیں کیا ہیں؟ یہ فطرت اور جبلت ہے۔

اب سونا جو ہے کیا سونا جو ہے ہم کہتے ہیں کیا سنت ہے؟ سونا سنت نہیں ہے۔ کیوں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تھے کہ نہیں سوتے تھے؟ تو ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ ہے کہ نہیں ابھی میں نے آیت پڑھی سورۃ الاحزاب کی؟ اُسوۂ حسنہ ہے۔ تو پھر سونا سنت کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ سونا جو ہے یہ فطری عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر تھے اس لیے سوتے بھی تھے۔

کھانا پینا سنت ہے؟ نہیں، سنت نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ فطری عمل تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے کیونکہ بشر تھے تو کھاتے پیتے تھے، کھانا پینا جو ہے سنت نہیں ہے۔ کیوں؟ بذات خود کھانا پینا سنت ہے؟ نہیں۔

ابھی آپ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں؟ بہترین نمونہ اس لیے ہیں یہی تفصیل بتارہے ہیں کہ کس چیز میں بہترین نمونہ ہیں کس چیز میں نہیں ہیں؛ تو جو فطری اُمور ہیں جو جبلت بشریت کے تقاضے پر جو عمل آپ نے کیے ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) وہ کیا ہیں؟ وہ اعمال کرنا سنت نہیں ہے۔

لیکن ایک اعتبار سے سنت ہے شیخ صاحب یہ فرمارہے ہیں کس اعتبار سے سنت ہیں؟ کہ جو طریقہ اپنایا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

(۱) اب دائیں کروٹ پر سونا، سونا بذات خود سنت نہیں ہے دائیں کروٹ پر سونا سنت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں طرف لیٹ کر سوتے تھے۔

(۲) سونے سے پہلے جگہ کو جھاڑنا سنت ہے۔

(۳) اذکار پڑھ کر سونا سنت ہے۔

(۴) جب جاگتے ہیں اذکار پڑھتے ہیں سنت ہے۔

(۵) وضو کر کے سونا سنت ہے۔

اب دیکھیں اب عمل بذات خود سنت نہیں ہے سونا سنت نہیں ہے لیکن سونے کے ساتھ جو سونے کا طریقہ آپ اپناتے ہیں تاکہ آپ کے اس سونے میں بھی اُجر و ثواب ملے اور آپ کی جو یہ فطرت ہے عبادت میں بدل جائے آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں اتباع سنت کرتے ہیں سونے کے طریقے پر۔

اُلٹا سونا پیٹ کے بل منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس سے بچنا ہے تو جب آپ پیٹ کے بل نہیں سوتے آپ اتباع سنت کرتے ہیں کہ نہیں؟ یہ بھی اتباع سنت ہے۔

اسی طریقے سے کھانا پینا؛ کھانا پینا بذات خود سنت نہیں ہے کیونکہ بشریت کا تقاضہ ہے لیکن دائیں ہاتھ سے کھانا، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، اپنی پلیٹ میں سے اپنے آگے سے قریب سے کھانا، کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھنا یہ ساری چیزیں کیا ہیں؟ سب سنت ہیں، اگر آپ یہ عمل کرتے ہیں تو آپ کو اس میں اُجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ آپ کی نیت ہونی چاہیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کر رہے ہیں۔

اور کھانے کے بعد کیا پڑھتے ہیں؟"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلاَ قُوَّةٍ": کیا اجر ملے گا؟ پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (سبحان اللہ)۔

دیکھیں یہ سنت کا نور ہے کہ کھانا خود کھایا پیٹ بھی خود بھرا ہے گناہ بھی معاف کروا دیئے!

گناہ کیسے پچھلے معاف ہو گئے؟ ایک ذکر آپ نے کیا ہے ایک جملہ آپ نے پڑھا ہے۔ گناہ کیوں معاف ہوئے ہیں؟ کیونکہ آپ نے اتباع سنت کی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (سبحان اللہ)۔

پھر شیخ صاحب سوال کرتے ہیں: اب پتہ چلتا ہے ایک اور غلط فہمی جو لوگوں کی ہے، پگڑی کی غلط فہمی دور ہو گئی فرق پتہ چل گیا (الحمد للہ) اب دیکھتے ہیں کہ بالوں کو لمبا کر کے چھوڑ دینا کیا عادت ہے یا عبادت ہے؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اور اب ہم یہ سوال کرتے ہیں کیا بال رکھنا بالوں کو لمبا کرنا عادت ہے یا عبادت ہے؟

بعض علماء یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عبادت ہے اور کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے بالوں کو لمبا کرے۔

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ عادت ہے عبادت نہیں ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے سَر کے بعض بال کاٹے ہوئے تھے اور بعض بال چھوڑے ہوئے تھے (ایک حصہ سَر کا جو ہے وہ منڈا ہوا تھا اور ایک حصہ چھوڑا ہوا تھا) تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور یہ حکم دیا:

"اِحلِقُوا كُلَّه أَوْ ذَرُوا كُلَّه" (یا تو سارا مونڈھ دو یا سارے کو چھوڑ دو)؛ جیسے صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے۔

اس میں دلیل کہاں ہے کہ سَر کے بال چھوڑنا سنت نہیں ہے؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اور اس میں دلیل ہے کہ بالوں کو چھوڑ دینا لمبا کرنا عبادت نہیں ہے اگر عبادت ہوتی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حکم دیتے کہ اس میں سے آپ نے سَر کو مونڈھنا نہیں ہے۔

حج عمرے کے لیے تو سمجھ میں آتا ہے وہ کیونکہ نُسک ہے حج کا حصہ ہے عمرے کا حصہ ہے اس کے علاوہ آپ نے سَر کے بال مونڈھنے نہیں ہیں کیونکہ لمبے کرنا عبادت ہے سنت ہے تو منع کرتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خیر کا حکم دیتے ہیں، اگر یہ عبادت ہوتی تو کبھی نہ فرماتے یا تو پورا مونڈھ دو یا پورے بال رکھ لو آدھا آدھا مت کاٹو جب حکم دیا کہ یا پورا کاٹ لو پورے سَر کے بال مونڈلو یا پورے چھوڑ دو اس کا مطلب کیا ہے؟ کہ سَر کے بال لمبے کرنا عبادت ہے؟ عبادت نہیں ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں تثبت کی ضرورت ہے سمجھنے کی ضرورت ہے اور کسی چیز پر یہ حکم جاری کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ عبادت ہے بغیر دلیل کے، اگر دلیل ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں عبادت ہے بغیر دلیل کے آپ کسی کو نہیں سکتے کہ عبادت ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اصل یہ ہے (قاعدہ یہ ہے یعنی) کہ عبادات میں منع کیا گیا ہے: "إلا ما قام الدليل على مشروعيته" (عبادات میں یہ قاعدہ ہے کہ کوئی بھی عبادت اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی دلیل نہ ہو)۔

اگر دلیل نہیں ہے تو وہ عبادت نہیں ہے اور سَر کے بال لمبے کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے اگر دلیل ہوتی تو اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَر کے بالوں کو مونڈھنے کا حکم نہ دیتے بلکہ چھوڑنے کا حکم دیتے تب تو ہم کہتے کہ عبادت ہے، جب مونڈھنا اور چھوڑنا برابر ہے مطلب ہے سَر کے بال لمبے کرنا بھی عادت ہے سنت نہیں ہے۔

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قول راجح ہے کیونکہ بعض لوگوں نے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں، داڑھی کا نام ونشان نہیں ہے نہ مونچھ ہے یہ تشبہ بالنساء ہے (عورتوں کے ساتھ تشبیہ ہے) حرام ہے جائز نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے داڑھی بھی لمبی رکھی ہوئی ہے اور بال بھی لمبے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ سنت ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ قول موجود ہے لیکن قول راجح کیا ہے اس میں؟ کہ یہ سنت نہیں ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھے بھی ہیں تو عادت کے طور پر رکھے ہیں عبادت کے طور پر نہیں رکھے، اگر عبادت ہوتی تو پھر سنت ہوتی تو عبادت نہیں ہے۔

سوال: عادت کے طور پر رکھ رہے ہیں لیکن باقی لوگ نہیں رکھ رہے؟

جواب: اگر کوئی نہیں رکھ رہا اور ایک شخص خود رکھ رہا ہے لوگوں میں نمایاں ہونا چاہتا ہے تو یہ اسی چیز میں آتا ہے کہ ایک تو عبادت نہیں ہے جو لوگوں کی عادت کے خلاف ہے تو لوگوں کی عادت کے خلاف اس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

سوال: اور جو یہ حکم ہے کہ سر کے بال برابر ہونے چاہیں چھوٹے بڑے نہیں ہونے چاہیے؟

جواب: حلق کی بات ہو رہی ہے تقصیر کی نہیں ہو رہی، حلق اور تقصیر دو مختلف لفظ ہیں: "تقصیر" (چھوٹے کرنا) "حلق" (مونڈھنا): مونڈھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اُسترے کے ساتھ پھیرنا ہے۔

بعض لوگ کیا کرتے ہیں؟ مشین سے اُسترے کی طرح بالکل باریک بال ہوتے ہیں پھر بڑے بال ہوتے ہیں یہ بھی جائز نہیں ہے درست نہیں ہے کیونکہ مونڈھنے کی مشابہت ہے اور سَر کے بال برابر نہیں ہیں، برابر اس اعتبار سے ہوں کہ پورے سر کے بال آپ یا کاٹ لیں یا مونڈھ لیں یا اگر آپ کاٹنا بھی چاہتے ہیں تو تقریباً برابر ہوں اگر کوئی تھوڑا سا حصہ زیادہ بھی ہو اوپر نیچے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس میں یہ فرق نظر نہ آئے کہ اس میں کوئی بال بالکل ہے ہی نہیں۔

مشین سے بالکل جیسے کچھ لوگ کرتے ہیں یا اُسترے سے۔

سوال: اس کو قزع کہتے ہیں؟

جواب: ہاں قزع، قزع سے منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

اگلا جو ہے وہ منہج السلف الصالحین پر جو بات کرنی ہے اگلا جو اصول ہے عقیدے کا اتباع سنت میں شیخ صاحب نے یہاں چند اہم باتیں کی ہیں اور کچھ اور دروس میں بھی عقیدے کے جو اصول ہیں ان میں تفصیل سے میں نے بات کی ہے آپ وہاں سے سُن سکتے ہیں اور کتاب کی شرح میں بھی میں نے اس کو بیان کیا ہے اگر کوئی ساتھی مزید اس میں کچھ سمجھنا چاہتا ہے تو آپ وہاں سے رجوع کر لیں، اتباع سنت ایک الگ سے باب ہے عقیدے کے اصول میں جو اسے مزید سمجھنا چاہتا ہے یا جاننا چاہتا ہے تو دیگر دروس کا مطالعہ کر لے اور سُن لے۔

"واتباع سبيل السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار" میں سے اس جملے پر رُکتے ہیں اگلے ہفتے ان شاءاللہ یہیں سے درس کا آغاز کریں گے۔((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (106. العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio